

دیوار، بارِ منتِ مزدور سے ہے خم  
 کہ دیدار کا احسان،  
 اٹھاتے جائیں۔  
 اے خانماں خراب! نہ احساں اٹھایے  
 یا میرے زخمِ رشک کو رسوا نہ کیجیے  
 میرزا کا مقصود یہ ہے کہ جس طرف بھی  
 آنکھ اٹھے، محبوب  
 یا پردہٴ غمِ پنہاں اٹھائیے  
 ہی مختلف شکلوں میں  
 جلوہ گر نظر آتا ہے اور جلووں کی فراوانی کا یہ عالم ہے کہ ہم میں ان کے دیکھنے  
 کا احسان اٹھانے کی تاب ہی نہیں۔ حقیقتہً وہ محبوب حقیقی کے جلووں کی فراوانی  
 نمایاں کرنا چاہتے ہیں۔۔۔ اس کے لیے پیرا یہ یہ اختیار کیا کہ ہم میں ان کے  
 دیکھنے اور احسانِ دیدار اٹھانے کا یارا ہی نہیں۔

۲۔ لغات۔ براتِ معاش : روزی کا فرمان یا حکم، حصہ  
 مشرح : جنونِ عشق کی روزی کا حکم پتھر پر ہے، یعنی پتھر کھائیے اور  
 سنگباری کا تحفہٴ مشق بنیے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ ابھی لڑکوں کا احسان اٹھانا  
 ضروری ہے۔

کوئی شخص جنون کا شکار ہو جائے تو لڑکے عموماً اسے پتھر مارتے ہیں۔ غالب  
 کہتے ہیں کہ جنونِ عشق کے لیے روزی کا جو فرمان صادر ہوا، وہ پتھروں کے لیے  
 صادر ہوا یا جو حصہ ہماری قسمت میں لکھا گیا، وہ پتھروں کا تھا۔ جس طرح جاگیریں  
 زمینیں ملتی ہیں یا نقد روپے کے لیے خزانے کے نام حکمائے جاری ہوتے ہیں  
 اسی طرح جنونِ عشق کی روزی میں پتھر لکھ دیے گئے اور پتھر لڑکے مارتے ہیں۔  
 گویا اس روزی کا انحصار لڑکوں کا احسان اٹھانے پر ہے۔ وہ پتھر ماریں تو  
 جنونِ عشق کی روزی کا سرو سامان ہو۔

۳۔ لغات۔ خانماں خراب : وہ شخص، جس کا گھر ویران ہو۔  
 مشرح : دیوار کو دیکھیے، یہ مزدور کے بارِ احسان سے مچھک گئی ہے